١٣٠٩هـ

النير الشهابي

على تدليس الوهابي

شيخ الإسلام إمام أهل السنة والجماعة العلامة المجدد

الإمام أحمد رضا خان الحنفي القادري البريلوي

١٢٧٢ - ١٣٤٠هـ

RIDAWI رضا PRESS

رسالہ نمبر	۱۷۶	فتاوی رضویہ کی جلد جس میں یہ رسالہ موجود ہے	۲۷

ضروري نوٹ

فتاوی رضویہ شریف کا دوسرا ایڈیشن علامہ مفتی عبد القیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے شاگرد رشید علامہ حافظ عبد الستار سعیدی حفظہ اللہ تعالی کی سرپرستی میں رضا فاؤنڈیشن لاہور نے 30 ضخیم جلدوں میں شائع کیا تھا جس میں اعلیحضرت امام احمد رضا خان رضی اللہ عنہ کے 206 رسائل بھی شامل کر دئے گئے تھے۔ اس مطبوعہ فتاوی کا مصورۃ یعنی ڈیجیٹل Digital نسخہ (PDF) بھی بعض حضرات کی کاوشوں سے انٹرنیٹ پر فراہم کر دیا گیا ہے۔ اسی PDF سے یہ رسالہ ماخوذ ہے اور رضوی پریس نے محض اخراج کا کام کیا ہے۔ اللہ تعالی ان تمام علماء کرام اور ان کے معاونین کو جزائے خیر عطا فرمائے جن کی انتھک کوششوں کا نتیجہ تھا کہ فتاوی رضویہ کا جدید ایڈیشن منظر عام پر آیا۔ دعاؤں کے حقدار وہ حضرات بھی ہیں جن کے مساعی جمیلہ کے سبب فتاوی مبارکہ کے (PDF) تک ہر خاص و عام کی رسائی ہوئی جزاھم اللہ احسن الجزاء

RIDAWI
رضا
PRESS

www.alahazratnetwork.org

رسالہ

النیر الشہابی علیٰ تدلیس الوہابی

۱۳۰۹ھ

(روشن آگ کا شعلہ وہابی کی تدلیس پر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسئلہ ۳۴ از غازی پور مرسلہ جہانگیر خاں ۱۵ صفر ۱۳۰۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید دو چار کتابیں اردو کی دیکھ کر چاروں اماموں کے مسئلے اخذ کرتا ہے اور اپنے اوپر ائمہ اربعہ سے ایک کی تقلید واجب نہیں جانتا، اس کو عمرو نے کہا کہ تو لامذہب ہے جو ایسا کرتا ہے کیونکہ تجھ کو بالکل احادیث متواتر و مشہور و آحاد و عزیز و غریب و صحیح و حسن و ضعیف و مرسل و متروک و منقطع و موضوع وغیرہ کی شناخت نہیں ہے کہ کس کو کہتے ہیں حالانکہ بڑے بڑے علماء اس وقت اپنے اوپر تقلید واحد کی واجب سمجھتے ہیں اور اُن کو بغیر تقلید کے چارہ نہیں تو تُو ایک بے علم آدمی ہے جو عالموں کی خاکِ پا کے برابر نہیں ہے نہ معلوم اپنے تئیں تو کیا سمجھتا ہے جو ایسا کرتا ہے اس کے جواب میں اُس نے اس کو رافضی و خارجی و شیعہ وغیرہ بنایا بلکہ بہت سے کلمات سخت سست بھی کہے حالانکہ لامذہب کہنے سے اس کی یہ غرض نہ تھی کہ تو خارج از اسلام ہے بلکہ یہ غرض تھی کہ ان چاروں مذہبوں میں سے تمہارا کوئی مذہب نہیں ہے،

www.alahazratnetwork.org

اور اُس کی غرض شیعہ و رافضی بنانے سے یہ تھی کہ تو ایک امام کی تقلید کرتا ہے جیسے رافضی تین خلیفوں کو نہیں مانتے، اور دوسرے یہ کہ ایک امام کی تقلید کرنے سے بخوبی عمل کل دین محمدی پر نہیں ہوسکتا اور چاروں اماموں کے مسئلے اخذ کرنے میں کل دین محمدی پر بخوبی عمل ہوسکتا ہے، آیا ان دونوں سے کس نے حق کہا اور کس نے غیر حق؟ اور حکم شرع کا ان دونوں کے واسطے کیا ہے جو ایک دوسرے کو سخت کلامی سے پیش آئے؟ امید کہ ساتھ مہر عالی کے مزین فرما کر ارشاد فرمائیں۔ بیّنوا توجروا (بیان فرمائیے اجر دیئے جاؤ گے۔ ت) فقط۔

الجواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ ذی الجلالۃ والصلوٰۃ والسلام علٰی صاحب الرسالۃ الذی لا تجتمع امتہ علی الضلالۃ وعلٰی اٰلہ وصحبہ ومجتہدی ملتہ اولی الایدی والابصار والنبالۃ۔

تمام تعریفیں جلالت والے اللہ تعالٰی کے لئے ہیں اور درود وسلام ہو صاحب رسالت پر جس کی امت گمراہی پر مجتمع نہ ہوگی اور آپ کی آل، آپ کے صحابہ اور آپ کی امت کے مجتہدین کرام پر جو قوت وبصیرت اور شرافت والے ہیں۔ (ت)

اللّٰھم ھدایۃ الحق والصواب (اے اللہ! حق و درستگی کی ہدایت عطا فرما۔ ت)

مسئلہ تقلید کی تحقیق وتفصیل کو دفتر طویل درکار۔ فقیر غفر اللہ تعالٰی لہ نے اپنے رسالہ[1] النھی الاکید عن الصلٰوۃ وراء عدی التقلید اور فتاوائے مندرجہ البارقۃ الشارقۃ علٰی مارقۃ المشارقۃ جلد یازدہم فتاوائے فقیر مسمّٰی بہ العطایا النبویۃ فی الفتاوی الرضویۃ میں قدرے کلمات وافیہ ذکر کئے یہاں بقدر ضرورت صرف اُس مقدار پر کہ بطلان کید زید ظاہر کرے اکتفاء ہوتا ہے۔ اس کا قول دو امر پر مشتمل،

اوّل بکمال زبان درازی مقلدان حضرات ائمہ کرام علیہم الرضوان من الملک العلام کو معاذ اللہ رافضی خارجی بنانا۔

---

[1] رسالہ النھی الاکید عن الصلاۃ وراء عدی التقلید فتاوٰی رضویہ مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری دروازہ لاہور، کی جلد ششم کے صفحہ ۶۴۷ پر مرقوم ہے۔

www.alahazratnetwork.org

کان خارجًا عن ھذہ الاربعۃ فی ھذا الزمان فھو من اھل البدعۃ والنار[1] باہر ہے بدعتی جہنمی ہے۔

واقعی ان حضرات نے اس ارشاد علماء کا خوب ہی جواب ترکی بترکی دیا یعنی علمائے اہلسنت ہمیں بدعتی ناری بتاتے ہیں ہم گیارہ سو برس تک کے ان کے اکابر و ائمہ کو رافضی و خارجی بنائیں گے

ع کہ تو ہم درمیان ما تلخی

(کہ تو بھی ہمارے درمیان تلخ ہے۔ت)

مولٰی تعالٰی ہدایت بخشے، آمین!

مگر پھر بھی زید بیچارے نے بہت تنزل کیا کہ صرف رفض و خروج پر قانع رہا اس کے پیشوا تو کافر و مشرک تک کہتے ہیں۔

وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون[2] اور اب جانا چاہتے ہیں ظالم کہ کس کروٹ پر پلٹا کھائیں گے۔(ت)

یہ ناپاک ترکہ اُسی بے باک اخبث امام اول دین مستحدث یعنی ابن عبدالوہاب نجدی علیہ ما علیہ کا ہے کہ اپنے موافقان ناخردمند نفرے چند بے قید و بند آزادی پسند کے سوا تمام عالم کے مسلمانوں کو کافر و مشرک کہتا، اور خود اپنے باپ، دادا، اساتذہ، مشائخ کو بھی صراحۃً کافر کہہ کر پوری سعادت مندی ظاہر کرتا، اور نہ صرف انھیں پر قانع ہوتا بلکہ آج سے آٹھ سو برس تک کے تمام علماء و اولیاء سائر امت مرحومہ کو (خاک بدہانِ ناپاک) صاف صاف کافر بتاتا اور جو شخص اُس کے جال میں پھنس کر اُسکے دست شیطان پرست پر بیعت کرتا اُس سے آج تک اُس کے اور اُس کے ماں باپ اور اکابر علمائے سلف نام بنام سب کے کفر پر اقرار لیتا، اور اگرچہ بظاہر ادعائے حنبلیت رکھتا مگر مذاہب ائمہ کو مطلقًا باطل جانتا اور سب پر طعن کرتا اور اپنے اتباع ہر کندہ ناتراشیدہ کو مجتہد بننے کا حکم دیتا۔ یہ دو چار حرف اردو کے پڑھ کر استر بے لگام و اشتر بے مہار ہو جانا بھی اُسی خرنا مشخص کی تعلیم ہے، خاتمۃ المحققین مولٰینا امین الملۃ والدین سیدی محمد بن عابدین شامی قدس سرہ السامی رد المحتار علی الدر المختار کی جلد ثالث کتاب الجہاد باب البغاۃ میں زیر بیان خوارج فرماتے ہیں،

---

[1] حاشیۃ الطحطاوی علی الدر المختار کتاب الذبائح المکتبۃ العربیۃ کوئٹہ ۴/ ۱۵۳

[2] القرآن الکریم ۲۶/ ۲۲۷

www.alahazratnetwork.org

کماوقع فی زماننا فی اتباع عبدالوھاب الذین خرجوا من نجد وتغلبوا علی الحرمین وکانوا ینتحلون مذھب الحنابلۃ لکنھم اعتقدوا انھم ھم المسلمون وان من خالف اعتقادھم مشرکون واستباحوا بذٰلک قتل اھل السنۃ وقتل علمائھم حتی کسر اللہ تعالٰی شوکتھم وخرب بلادھم وظفر بھم عساکر المسلمین عام ثلث وثلثین و مائتین والف[1]

والحمد للہ رب العٰلمین، وقیل بُعدًا للقوم الظّٰلمین[2]

یعنی خارجی ایسے ہوتے ہیں جیسا ہمارے زمانے میں پیروانِ عبدالوہاب سے واقع ہوا جنھوں نے نجد سے خروج کرکے حرمین محترمین پر تغلب کیا اور وہ اپنے آپ کو کہتے تو حنبلی تھے مگر اُن کا عقیدہ یہ تھا کہ مسلمان بس وہی ہیں اور جو اُن کے مذہب پر نہیں وہ سب مشرک ہیں اس وجہ سے اُنھوں نے اہلسنت کا قتل اور ان کے علماء کا شہید کرنا مباح ٹھہرالیا، یہاں تک کہ اللہ تعالٰی نے اُن کی شوکت توڑدی اور انکے شہر ویران کئے اور لشکرِ مسلمین کو اُن پر فتح بخشی ۱۲۳۳ھ میں۔ (ت)

اور تمام تعریفیں اللہ تعالٰی کے لئے ہیں جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے، اور کہا گیا کہ دُور ہوں بے انصاف لوگ۔ (ت)

امام العلماء سید سند شیخ الاسلام بالبلد الحرام سیدی احمد زین دحلان مکی قدس سرہ الملکی نے اپنی کتاب مستطاب دررسنیہ میں اس طائفہ بے باک اور اس کے امام سفاک کے اعمال کا حال عقائد کا ضلال خاتمہ کا وبال قدرے مفصل تحریر فرمایا اور بیس حدیثوں میں حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور حضرت امیر المومنین امام المتقین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ وحضرت امیر المومنین مولی المسلمین سیدنا علی مرتضٰی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم کا اس طائفہ تالفہ کے ظہور پُرشرور کی طرف ایماء واشعار فرمانا بتایا اُن بعض حدیثوں اور اُن سے زائد کی تفصیل فقیر کے رسالہ النہی الاکید میں مذکور، یہاں اس کتاب مستطاب ہادی صواب سے چند حرف اس مقام کے متعلق نقل کرنا منظور۔

قال رضی اللہ تعالٰی عنہ ھٰؤلاء القوم لا یعتقدون

شیخ سلمان رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اس کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ یہ گروہِ وہابیہ اپنے

---

[1] رد المحتار کتاب الجہاد باب البغاۃ دار احیاء التراث العربی بیروت ۳/ ۲۰۹

[2] القرآن الکریم ۱۱/ ۴۴

www.alahazratnetwork.org

موحدا الا من تبعهم کان محمد بن عبد الوهاب ابتدع هذه البدعة، وکان اخوه الشیخ سلیمٰن من اهل العلم فکان ینکر علیه انکارا شدیدا فی کل یفعله او یامر به فقال له یوما کم ارکان الاسلام؟ قال خمسة۔ قال انت جعلتها ستة، السادس من لم یتبعك فلیس بمسلم، هذا عندك رکن سادس للاسلام۔ وقال رجل اٰخر یوما کم یعتق الله کل لیلة فی رمضان؟ قال مائة الف، وفی اٰخر لیلة یعتق مثل ما اعتق فی الشهر کله؟ فقال له لم یبلغ من اتبعك عشر عشر ما ذکرت فمن هٰؤلاء المسلمون الذین یعتقهم الله وقد حصرت المسلمین فیك وفیمن اتبعك فبهت الذی کفر، فقال له رجل اٰخر هٰذا الدین الذی جئت به متصل ام منفصل فقال حتی مشایخی ومشایخهم الی ستمائة سنة کلهم مشرکون فقال الرجل اذن دینك منفصل لا متصل فعمن اخذته قال وحی الهام کالخضر۔ ومن مقابحه انه قتل رجلا اعمٰی کان مؤذنا صالحا ذا صوت حسن نهاه عن الصلوٰة علی النبی صلی الله

پیروؤں کے سوا کسی کو موحد نہیں جانتے، محمد بن عبد الوہاب نے یہ نیا مذہب نکالا اُس کے بھائی شیخ سلیمٰن رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کہ اہلِ علم سے تھے اُس پر ہر فعل وقول میں سخت انکار فرماتے ایک دن اس سے کہا اسلام کے رُکن کتنے ہیں؟ بولا: پانچ۔ فرمایا: تُو نے چھ کر دیئے چھٹا یہ کہ جو تیری پیروی نہ کرے وہ مسلمان نہیں، یہ تیرے نزدیک اسلام کا رُکن ششم ہے۔ اور ایک صاحب نے اس سے پوچھا: اللہ تعالٰی رمضان شریف میں کتنے بندے ہر رات آزاد فرماتا ہے؟ بولا: ایک لاکھ اور پچھلی شب اتنے کہ سارے مہینے میں آزاد فرمائے تھے۔ اُن صاحب نے کہا: تیرے پیرو تو اس کے سَو ویں حصہ کو بھی نہ پہنچے وہ کون مسلمان ہیں جنھیں اللہ تعالٰی رمضان میں آزاد فرماتا ہے، تیرے نزدیک تو بس تُو اور تیرے پیرو ہی مسلمان ہیں۔ اس کے جواب میں حیران ہو کر رہ گیا کافر۔ اور ایک شخص نے اس سے کہا یہ دین کہ تُو لایا نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے متصل ہے یا منفصل؟ بولا: خود میرے اساتذہ اور ان کے اساتذہ چھ سَو برس تک سب مشرک تھے۔ کہا: تو تیرا دین منفصل ہوا متصل تو نہ ہوا، پھر تُو نے کس سے سیکھا؟ بولا: مجھے خضر کی طرح الہامی وحی ہوئی۔ اور اس کی خباثتوں سے ایک یہ ہے کہ ایک نابینا متقی خوش آواز مؤذن کو منع کیا کہ منارہ پر اذان کے بعد صلوٰۃ نہ پڑھا کر، انھوں نے نہ مانا اور

www.alahazratnetwork.org

تعالیٰ علیہ وسلم فامر بقتلہ فقتل ثم قال ان الربابۃ فی بیت الخاطئۃ یعنی الزانیۃ اقل اثما ممن ینادی بالصلوٰۃ علی النبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فی المنائر، وکان یمنع اتباعہ من مطالعۃ کتب الفقہ واحرق کثیرا منہا واذن لکل من اتبعہ ان یفسر القرآن بحسب فہمہ حتی ھمج الھمج من اتباعہ فکان کل واحد منھم یفعل ذٰلک ولو کان لایحفظ القرآن ولا شیئا منہ فیقول الذی لا یقرؤ منھم لاخر یقرؤا اقرأ علی حتی افسرلک فاذا قرأ علیہ یفسرہ لہ برایہ وامرھم ان یعملوا ویحکموا بما یفھمونہ وجعل ذٰلک مقدما علی کتب العلم ونصوص العلماء وکان یقول فی کثیر من اقوال الائمۃ الاربعۃ لیست بشئ وتارۃ یتستر ویقول ان الائمۃ علی حق ویقدح فی اتباعھم من العلماء الذین القوا فی المذھب الاربعۃ وحرروھا ویقول انھم ضلوا واضلوا وتارۃ یقول ان الشریعۃ واحدۃ فما لھٰؤلاء جعلوھا مذاھب اربعۃ ھذا کتاب اللہ وسنۃ رسولہ

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صلوٰۃ پڑھی، اس نے ان کے قتل کا حکم دے کر شہید کرادیا کہ رنڈی کی چھوکری اُس کے گھر ستار بجانے والی اتنی گنہگار نہیں جتنا منارہ پر باآواز بلند نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر درود بھیجنے والا اور اپنے پیروؤں کو کتبِ فقہ دیکھنے سے منع کرتا، فقہ کی بہت سی کتابیں جلادیں اور انھیں اجازت دی کہ ہر شخص اپنی سمجھ کے موافق قرآن کے معنی گھڑ لیا کرے یہاں تک کہ کمینہ سا کمینہ کودن سا کودن اُس کے پیروؤں کا توان میں ہر شخص ایسا ہی کرتا اگرچہ قرآن عظیم کی ایک آیت بھی نہ یاد ہوتی، جو محض ناخواندہ تھا وہ پڑھے ہوئے سے کہتا کہ تو مجھے پڑھ کر سُنا میں اسکی تفسیر بیان کروں، وہ پڑھتا اور یہ معنی گھڑتا۔ پھر انھیں تفسیر ہی کرنے کی اجازت نہ دی بلکہ اُس کے ساتھ یہ بھی حکم کیا کہ قرآن کے جو معنی تمھاری اپنی اٹکل میں آئیں انھیں پر عمل کرو اور انھیں پر مقدمات میں حکم دو اور انھیں کتابوں کے حکم اور اماموں کے ارشاد سے مقدم سمجھو۔ ائمہ اربعہ کے بہت سے اقوال کو محض ہیچ و پوچ بتاتا اور کبھی تقیہ کرجاتا اور کہتا کہ امام تو حق پر تھے مگر یہ علماء جو ان کے مقلد تھے اور چاروں مذہب میں کتابیں تصنیف کرگئے اور ان مذاہب کی تحقیق و تلخیص کرگزرے یہ سب گمراہ تھے اور اوروں کو گمراہ کرگئے، اور کبھی کہتا شریعت تو ایک ہے ان فقہاء کو کیا ہوا کہ اس کے چار مذہب کردیئے یہ قرآن و حدیث موجود ہیں ہم تو

www.alahazratnetwork.org

للرد علیہ علماء المشرق والمغرب من جمیع المذاہب ومن منکراتہ منع الناس من قراءۃ مولد النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ومن الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فی المنائر بعد الاذان، ومنع الدعاء بعد الصلوٰۃ وکان یصرح بتکفیر المتوسل بالانبیاء والاولیاء وینکر علم الفقہ ویقول ان ذٰلک بدعۃ[1]۔ ملتقطا۔

مذاہب اُس کے رَد پر کمربستہ ہوئے۔ اُس کی بری باتوں سے یہ بھی ہے کہ حضور پرنور سیدِ عالم صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے میلاد شریف پڑھنے اور اذان کے بعد منارہ پر حضور والا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجنے اور نماز کے بعد دُعا مانگنے کو ناجائز بتایا اور انبیاء و اولیاء سے توسل کرنیوالوں کو صراحۃً کافر کہتا اور علم فقہ سے انکار رکھتا اور اسے بدعت کہا کرتا انتہے ملتقطا

مسلمان دیکھیں کہ بعینہٖ یہی عقیدے ان ہندی وہابیوں کے ہیں پھر ان کے ہندی امام نے اسی نجدی امام کی کتاب التوحید صغیر سے سیکھ کر کفرِ مسلمین پر وہ چمکتی دلیل لکھی کہ صاف صاف خود اپنے اور اپنے ہم مشربوں سب کے کفر پر مُہر کر دی یعنی حدیث صحیح مسلم "لا یذھب اللیل و النھار حتی تعبد اللات والعزّٰی (الٰی قولہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) یبعث اللہ ریحا طیبۃ فتوفی من کان فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من ایمان فیبقی من لاخیر فیہ فیرجعون الٰی دین اٰبائھم[2]۔ مشکوٰۃ کے باب لا تقوم الساعۃ الا علی شرار الناس سے نقل کرکے بے دھڑک زمانۂ موجودہ پر جمادی جس میں حضور پُرنور سیدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ زمانہ فنا نہ ہوگا جب تک لات وعزّٰی کی پھر پرستش نہ ہو، اور وہ یوں ہوگی کہ اللہ تعالٰی ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا جو ساری دنیا سے مسلمانوں کو اٹھالے گی، جس کے دل میں رائی کے دانے برابر ایمان ہوگا انتقال کرے گا جب زمین میں نرے کافر رہ جائیں گے پھر بتوں کی پرستش جاری ہوجائے گی۔

اس حدیث کو (اسمٰعیل دہلوی نے) نقل کرکے صاف لکھ دیا: "سو پیغمبرِ خدا کے فرمانے کے

---

[1] الدرر السنیہ المکتبۃ الحقیقیۃ استنبول ترکی ص ۳۹ تا ۵۳

[2] مشکوٰۃ المصابیح کتاب الفتن باب لا تقوم الساعۃ الا علی الشرار الناس قدیمی کتب خانہ کراچی ص ۴۸۱

www.alahazratnetwork.org

موافق ہوا۔[1] انا للہ وانا الیہ راجعون (بیشک ہم اللہ ہی کا مال ہیں اور اسی کی طرف ہم نے لوٹنا ہے۔ ت)

بدتر اس کو اتنا نہ سوجھا کہ اگر وہ یہی زمانہ ہے جس کی اس حدیث میں خبر ہے تو واجب کہ روئے زمین پر مسلمان کا نام ونشان نہ رہا، بھلے مانس اب تو اور تیرے ساتھی نجد وہند کے سارے وہابی گرفتارِ خرابی کہاں بچ کر جاتے ہیں، کیا تمہارا طائفہ کہیں دنیا کے پردے سے کہیں الگ بستا ہے، تم سب بدتر سے بدتر کافروں میں ہوئے جن کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان نہیں اور دینِ کفار کی طرف پھر کر بتوں کی پوجا میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ سچ آیا حدیث مصطفٰے صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا ارشاد کہ حبك الشئ یعمی و یصم۔[2] کسی شے سے تیری محبت تجھے اندھا اور بہرا کردیتی ہے۔ (ت)

شرک کی محبت نے اس کفر دوست کو ایسا اندھا بہرا کردیا کہ خود اپنے کفر کا اقرار کر بیٹھا مطلب تو یہ ہے کہ کسی طرح تمام مسلمان معاذ اللہ مشرک ٹھہریں اگرچہ پرائے شگون کو اپنا ہی چہرہ ہموار سہی۔

کذٰلك یطبع اللہ علٰی کل قلب متکبر جبار۔[3] اللہ تعالٰی یونہی مہر کردیتا ہے متکبر سرکش کے سارے دل پر۔ (ت)

وہابی صاحبو! اپنے پیشواؤں کی تصریحیں دیکھتے جاؤ صدہا سال کے علماء واولیاء ومقبولانِ خدا کو رافضی خارجی کہتے شرماؤ اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھو کہ تم بزورِ زبان وبہتان دوسروں پر تبرا بھیجتے ہو مگر ہند ونجد کے سارے وہابی اپنے ہندی ونجدی اماموں کی تصریح اور وہ دونوں امام مغوی عوام خود اپنے اقراراتِ صریح سے کافر بے ایمان مشرک بت پرست شرابِ کفر سے مخمور وبدمست ہیں، اقرارِ مرد آزارِ مرد، چاہ کن را چاہ درپیش (مرد کا اقرار مرد کا آزار ہے، کنواں کھودنے والا خود کنویں میں گرتا ہے۔ ت) آسمان کا تھوکا حلق میں آیا، تف برماہ بر روئے خویش (چاند پر تھوکنے والا اپنے چہرے پر تھوکتا ہے۔ ت)

---

[1] تقویۃ الایمان الفصل الرابع مطبع علیمی اندرون لوہاری دروازہ لاہور ص ۳۰

[2] سنن ابی داؤد کتاب الادب باب فی الھوٰی آفتاب عالم پریس لاہور ۲/ ۳۴۳

مسند احمد بن حنبل مرویات ابی الدردا ۵/ ۱۹۴ و کنز العمال حدیث ۴۴۱۰۴ ۱۶/ ۱۱۵

[3] القرآن الکریم ۴۰/ ۳۵

www.alahazratnetwork.org

کذٰلک العذاب ولعذاب الاٰخرۃ اکبر، لو کانوا یعلمون[1]۔ مار ایسی ہی ہوتی ہے اور بیشک آخرت کی مار سب سے بڑی ہے۔ کیا اچھا تھا اگر وہ جانتے۔(ت)

اور یہیں سے ظاہر کہ لقب رافضی و خارجی کے مستحق بھی یہی حضرات ہیں کہ چاروں ائمہ کرام اور ان کے سب مقلدین سے تبری کرتے اور تصریحاً و تلویحاً سب پر تبرا بھیجتے ہیں بخلاف اہلسنت کہ سب کو امام اہلسنت جانتے اور سب کی جناب میں عقیدت رکھتے سب کے مقلدوں کو رشد و ہدایت پر مانتے ہیں۔ طرفہ یہ کہ زید بیچارہ رافضیوں پر تین خلفا کے نہ ماننے کا الزام رکھتا ہے حالانکہ اس کا امام مذہب خود حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والثناء کو ماننا بھی حرام و شرک بتاتا ہے اپنی کتاب تقویتِ ایمان جہال خراب میں صاف لکھتا ہے کہ:

"اللہ کے سوا کسی کو نہ مان[2]۔"

اسی میں کہتا ہے:

"سب سے اللہ صاحب نے قول و قرار لیا کہ کسی کو میرے سوا نہ مانیو[3]۔" ؎

نے فروعت محکم آمد نے اصول شرم بادت از خدا و از رسول

(نہ تیرے فروع مستحکم ہیں اور نہ ہی اصول، تجھے اللہ و رسول سے شرم آنی چاہئے۔ت)

جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

امرِ دوم کہ چاروں ائمہ کے مسائل لینے میں کل دین محمدی صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر بخوبی عمل ہوسکتا ہے اور ایک کی تقلید میں ناممکن، یہ وہ پوچ دھوکا ضعیف کید ہے کہ نرے ناخواندہ بیچاروں کو سنا کر بہکا لیں مگر جب کسی ادنٰی طالب علم یا صحبت یافتہ ذی فہم کے سامنے کہیں تو خود ہی کان ضعیفاً[4] (شیطان کا داؤ کمزور ہے۔ت) ماننا پڑے اس مغلظہ فاحشہ کا حاصل جیسا کہ ان کے خواص و عوام کے زبان زد ہے یہ کہ چاروں مذہب حق ہیں اور سب دین متین کی شاخیں

---

[1] القرآن الکریم ۶۸/ ۳۳

[2] تقویۃ الایمان الفصل الاول مطبع علیمی اندرون لوہاری دروازہ لاہور ص ۱۲

[3] " " " " " " " " "

[4] القرآن الکریم ۴/ ۷۶

www.alahazratnetwork.org

تو ایک ہی تقلید سے گویا چہارم دین پر عمل ہوا بخلاف اس کے کہ کبھی کبھی ہر مذہب پر چلے کہ یوں سارے دین پر عمل ہو جائے گا۔

اقول اوّلاً یہ اُس مدہوش کا جنونی خیال ہے جسے دربار شاہی تک چار سیدھے راستے معلوم ہوئے رعایا کو دیکھا کہ اُن کا ہر گروہ ایک راہ پر ہو لیا اور اسی پر چلا جاتا ہے مگر ان حضرات نے اسے بیجا حرکت سمجھا کہ جب چاروں راستے یکساں ہیں تو وجہ کیا کہ ایک ہی کو اختیار کر لیجئے، پکارتا رہا کہ صاحبو! ہر شخص چاروں راہ پر چلے مگر کسی نے نہ سنی، ناچار آپ ہی تانا تننا شروع کیا، کوس بھر شرقی راستہ چلا پھر اسے چھوڑا، جنوبی کو دوڑا، پھر اس سے بھی منہ موڑا، غربی کو پکڑا پھر اس سے بھاگ کر شمالی پر ہو لیا اُدھر سے پلٹ کر پھر شرقی پر آ رہا۔ تیلی کے سے بیل کو گھر ہی کوس پچاس۔ عقلاء سے پوچھ دیکھو ایسے کو مجنوں کہیں گے یا صحیح الحواس، یہ مثال میری ایجاد نہیں بلکہ علمائے کرام و اولیائے عظام کا ارشاد ہے اور اُن سے امام علام عارف باللہ سیدی عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی نے میزان الشریعۃ الکبریٰ میں نقل فرمائی، اور اُس کے مشابہ دوسری مثال انگلیوں کے پوروں کی اپنے شیخ حضرت سیدی علی خواص رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے روایت کی، یہ امام ہمام وہ ہیں جن کی اسی کتاب مستطاب سے اسی مسئلہ تقلید میں غیر مقلدانِ زمانہ کے معلمِ جدید میاں نذیر حسین دہلوی براہِ اغوا سند لائے اور اسی کتاب میں ان کی ہزار در ہزار قاہر تصریحوں سے کہ جہالاتِ طائفہ کا پورا علاج تھیں آنکھ بند کر گئے مگر کیا جائے شکایت کہ:

افتؤمنون ببعض الکتٰب و تکفرون ببعض[2] — تو کیا خدا کے کچھ حکموں پر ایمان لاتے ہو اور کچھ سے انکار کرتے ہو۔ (ت)

اس نئے طائفہ کی پُرانی خصلت جسے اس کی سیر دیکھنی منظور ہو بعض احباب فقیر کا رسالہ سیف المصطفٰی علٰی ادیان الافترا[12] مطالعہ کرے۔

ثانیاً کل دین متین پر ایسے عمل کا صحابہ و تابعین و سائر ائمہ مجتہدان دین کو بھی حکم تھا یا خدا و رسول نے خاص آپ ہی کے واسطے رکھا۔ بر تقدیر اوّل ثبوت دو کہ وہ حضرات ہرگز اپنے مذہب پر قائم نہ رہتے بلکہ نماز و روزہ و تمام اعمال و احکام میں آج اپنے اجتہاد پر چلتے تو کل دوسرے

---

[1]

[2] القرآن الکریم ۲/ ۸۵

www.alahazratnetwork.org

کے پرسوں تیسرے کے بر تقدیر ثانی یہ اچھی دولتِ دین ہے جس سے تمام سرداران اُمت و پیشوایانِ ملت باز رہ کر محروم گئے کیا اُن کے وقت میں یہ اختلاف مذاہب نہ تھا یا انھیں نہ معلوم تھا کہ ہم ناحق کل دین متین پر عمل چھوڑے بیٹھے ہیں۔

ثالثاً اُف رے مغالطہ کہ کل دین پر یک لخت عمل چھوڑنے کا نام سارے دین پر عمل کرنا رکھا ؎

برعکس نہند نام زنگی کافور

(الٹا حبشی کا نام کافور رکھتے ہیں۔ت)

بھلا مسائل اختلافیہ میں سب اقوال پر ایک وقت میں عمل تو محال عقلی ہاں یوں ہوں کہ مثلاً آج امام کے پیچھے فاتحہ پڑھی مگر یہ کل دین متین کے خلاف ہوا، کیا امام ابوحنیفہ (رضی اللہ عنہ) کے نزدیک مقتدی کو قرارت بعض اوقات میں ناجائز تھی حاشا بلکہ ہمیشہ۔ کیا امام شافعی کی رائے میں ماموم پر فاتحہ احیاناً واجب تھی حاشا بلکہ دواماً تو جو نہ دائماً تارک نہ دائماً عامل وہ دونوں قول کا مخالف و نافی۔ پر ظاہر کہ ایجاب و سلب فعلی سلب و ایجاب دوامی دونوں کا دافع و منافی۔ اب تو کھلا کہ تم رفض و خروج دونوں کے جامع کہ چاروں میں سے کسی کے معتقد نہ کسی کے تابع۔

رابعاً جو امر ایک مذہب میں واجب دوسرے میں حرام، مثلاً قرارت مقتدی تو عامل بالمذہبین فی وقتین کو کیا حکم دیتے ہو، آیا اُسے ہمیشہ اپنے حق میں حرام سمجھے یا ہمیشہ واجب یا وقت عمل واجب وقت ترک حرام یا بالعکس یا جس وقت جو چاہے سمجھے یا کبھی کچھ نہ سمجھے یعنی واجب غیر واجب حرام غیر حرام کچھ تصور نہ کرے یا مذہب ائمہ یعنی واجب و حرام دونوں کے خلاف محض مباح جانے۔ شقین اولین پر یہ ٹھہرتا ہے کہ حرام جان کر ارتکاب کیا یا واجب مان کر اجتناب، اور شق رابع پر دونوں یہ صریح اجازت قصد فسق و تعمد معصیت ہے، اور شق ثالث مثل رابع کھلم کھلا یُحِلّونہ عاماً ویحرمونہ عاماً[1] (ایک برس اسے حلال ٹھہراتے ہیں اور دوسرے برس اُسے حرام مانتے ہیں۔ت) میں داخل ہونا کہ ایک ہی چیز کو آج واجب جان لیا کل حرام مان لیا پرسوں پھر واجب ٹھہرالیا، دین ہوا کھیل ہوا، یا کفار سوفسطائیہ عندیہ کا میل کہ جس چیز کو ہم جو اعتقاد کرلیں وہ نفس الامر میں ویسی ہی ہوجائے۔ شق خامس پر یہ دونوں استحالے قائم کہ جب اجازت مطلقہ ہے تو عاماً شہراً یوماً درکنار

---

[1] القرآن الکریم ۹/ ۳۷

www.alahazratnetwork.org

38
38

یحلونہ اٰناً و یحرمونہ اٰناً (ایک گھڑی اُسے حلال ٹھہراتے ہیں اور دوسری گھڑی اسے حرام مانتے ہیں۔ت) لازم اور نیز وقت عمل اعتقاد حرمت، وقت ترک اعتقاد وجوب کی اجازت، رہی شق سادس وہ خود معقول نہیں بلکہ صریح قول بالمتناقضین کہ آدمی جب عمل بالمذہبین جائز جانے گا قطعاً فعل و ترک روا مانے گا اُس کا حکم اور اس سے منع بیہودہ ہے معہذا یہ شق بھی استحالۂ اولٰی کے حصہ سے سلامت نہیں اچھا حکم دیتے ہو کہ آدمی نماز میں ایک فعل کرے مگر خبردار یہ نہ سمجھے کہ خدا نے میرے لئے جائز کیا ہے لاجرم شق ہفتم رہے گی اور کُل وہی کھلے گا کہ کل دین متین کا خلاف یعنی محصل جواز فعل و ترک نکلا اور وہ وجوب و حُرمت دونوں کے منافی۔

بالجملہ حضرات براہِ فریب ناحق چاروں مذہب کو حق جاننے کا اِدعا کرتے اور اس دھوکے سے عوام بیچاروں کو بے قیدی کی طرف بلاتے ہیں۔ ہاں یوں کہیں کہ ائمۂ اہلسنت کے سب مذہبوں میں کچھ کچھ باتیں خلافِ دین محمدی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہیں لہذا اُن میں تنہا ایک پر عمل ناجائز و حرام بلکہ شرک ہے، لاجرم ہر ایک کے دینی سلسلے چُن لئے جائیں اور بے دینی کے چھوڑ دئے جائیں، صاحبو! یہ تمہارا خاص دلی عقیدہ ہے جسے تمہارے عماء طائفہ لکھ بھی چکے پھر ڈر کس کا ہے، یہ بلاد مدینہ طیبہ و بلد حرام نہیں حجاز و مصر و روم و شام نہیں زیر سلطنت سنت و اسلام نہیں کھل کر کہو کہ چاروں اماموں کے مذہب معاذ اللہ بے دینی ہیں کہ آخر دین و خلاف دین کا مجموعہ ہرگز دین نہ ہوگا بلکہ یقیناً بے دینی، والعیاذ باللہ رب العٰلمین۔

خامساً فقیر ایک لطیفہ تازہ عرض کرتا ہے جس سے غیر مقلدین عصر کی تمام جہالات کا دفعۃً تنقیہ ہو آج کل وہ محدث حادث جو سب غیر مقلدوں کے مقلَّد و امام معتمد ہیں یعنی میاں نذیر حسین صاحب دہلوی اپنے فتوٰی مصدقہ مُہری دستخطی میں (کہ ان کے زعم میں رَدِّ تقلید تھا اور من حیث لایشعرون اثبات تقلید) مع اخوان و ذریات اہلِ خواتیم فرما چکے ہیں کہ جیسے ائمۂ اربعہ کا قول ضلالت نہیں ہو سکتا ایسے ہی کسی مجتہد کا مذہب بدعت نہیں ٹھہر سکتا جو ایسا کہے وہ خبیث خود بدعتی احبار و رہبان پرست ہے[1] بہت اچھا چشمِ ما روشن دلِ ما شاد (ہماری آنکھ روشن اور دل خوش۔ت) اب یہ بھی حضرت سے پوچھ دیکھئے کہ ائمۂ اربعہ کے سوا کون کون مجتہد ہیں اسی فتوے میں تصریح کی کہ امام الحرمین و حجۃ الاسلام غزالی و کیا ہراسی و ابن سمعانی وغیرہم ائمہ محض

---

[1]

www.alahazratnetwork.org

انتساب میں شافعی تھے اور حقیقۃً مجتہد مطلق۔[1] اور اسی میں لکھا بیشک جو منصف مزاج ہے وہ ہرگز امام شعرانی کے منصب کامل اجتہاد میں کلام نہیں کرسکتا۔[2] بہت بہتر، کاش اس کے ساتھ یہ بھی لکھ دیتے کہ کلام کرے یا ان اقراروں سے پھرے تو اُسے مکہ معظمہ میں ترکی پاشا کا حوالہ دیکھیے خود حضرت کے اقراروں سے ثابت ہولیا کہ ان پانچوں اماموں کا قول بھی ہرگز گمراہی نہیں ہوسکتا اور جو ان کے فرمان پر چلے اصلاً موردِ اعتراض نہیں، جو اسے بدعتی کہے وہ خبیث خود بدعتی احبار و رہبان پرست ہے اب ان حضرات سے کہئے ذرا آنکھ کھول کر دیکھو غیر مقلدی بیچاری کا سویرا ہوگیا ملاحظہ تو ہو کہ یہی امام مجتہد شعرانی انھیں چاروں امام مجتہد سے اپنی میزان مبارک میں کس زور و شور سے وجوب تقلید شخصی نقل فرماتے اور اسے مقبول و مسلم رکھتے ہیں۔

قال علیہ رحمۃ ذی الجلال بہ صرح امام الحرمین وابن السمعانی و الغزالی والکیا الھراسی وغیرھم وقالوا لتلامذتھم یجب علیکم التقید بمذھب امامکم ولاعذر لکم عند اللہ تعالٰی فی العدول عنہ[3]۔

امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اسی کی تصریح کی امام الحرمین وابن السمعانی وغزالی وکیا ہراسی وغیرہم ائمہ نے، اور اپنے شاگردوں سے فرمایا تم پر واجب ہے خاص اپنے امام کے مذہب کا پابند رہنا اگر اُن کے مذہب سے عدول کیا تو خدا کے حضور تمھارے لئے کوئی عذر نہ ہوگا۔

اب ایمان سے کہنا وجوب تقلید شخصی کی حقانیت کس شد و مد سے ثابت ہوئی اور سارے غیر مقلدین کہ اُسے بدعت و ضلالت کہتے ہیں کیسے علانیہ خبیث بدعتی احبار و رہبان پرست ٹھہرے،

والحمد للہ رب العٰلمین وقیل بُعدًا للقوم الظّٰلمین[4]۔

اور تمام تعریفیں اللہ تعالٰی کے لئے ہیں جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے، اور کہا گیا کہ ظالم لوگ دُور ہوں۔ (ت)

واقعی سنتِ الٰہیہ ہے کہ گمراہوں پر خود انھیں کے قول سے حجت قائم فرماتا ہے ؎

---

[1]

[2]

[3] میزان الشریعۃ الکبرٰی فصل فی بیان استحالۃ خروج شیٔ الخ دار الکتب العلمیہ بیروت ۱/ ۵۳، ۵۴

[4] القرآن الکریم ۱۱/ ۴۴

www.alahazratnetwork.org

ومنہا علٰی بطلانہا لشواھد

(خود اُسی سے اُس کے بُطلان پر دلائل موجود ہیں۔ ت)

پھر نہ صرف ترک تقلید بلکہ بعونہٖ تعالٰی ساری نجدیت پوری وہابیت ان شاء العزیز انھیں ائمہ کرام کے ارشاد سے باطل ہوجائے گی۔ حضرات ذرا ان اقراروں پر جمے رہیں اور اپنے ایک ایک عقیدۂ زائغہ کا رد لیتے جائیں وباللہ التوفیق اصل تحریر ان مجتہد صاحب اور ان کے مقلدوں کی مہری بعض احباب فقیر غفر اللہ تعالٰی لہ کے پاس موجود۔ والحمد للہ العزیز الودود والصلٰوۃ والسلام علی النبی المحمود وآلہ وصحبہ الٰی یوم الخلود۔ واللہ سبحٰنہ وتعالٰی اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم عز شانہ احکم۔

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی

عفی عنہ بمحمد المصطفٰی النبی الامی

صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

محمدی سنی حنفی قادری ۱۳۰۱

عبد المصطفٰی احمد رضا خاں